تھانہ ملاکنڈ ایجنسی کی معروف روحانی شخصیت عبداللہ جانؒ کی دینی وسماجی خدمات کا ایک علمی جائزہ

An academic analysis of Religious and social Services of the famous spiritual personality Abdullah Jan(R.A) of thana Malakand Agency

Anwar Muhammad
PhD Scholar, Dept. of Islamic Studies, University of Malakand:
anwarbaghkandi89@gmail.com

Prof. Dr. Ata ur Rahman
Chairman, Dept. of Islamic Studies, University of Malakand:
ataurrahman3003@gmail.com

Dr. Muhammad Abdul Haq
Lecturer, Dept. of Islamic Studies, University of Malakand:
mabdulhaq.pk@gmail.com

Abstract:
Maulana Abdullah Jan was born on 25th Ramzan ul Mubarak 1328 hijri (25th April 1905)at Ghari Hazrat Khel Thana Malakand Agency.He received his Basic Education from local Scholars and visited far off areas to avail education from renowned Scholars. He was abandoned to Sheikh Shuja Ul Noor in Naqashbandia lineage for purity and Spirituality, and later on became his successor. His Majesty was one of the renowned Scholar and profound Spiritual herlad along with a great Preacher, Ummah's edifier, top class Ecclesiast, Spiritual poet and well known belletrist. He spent all his life in teaching, educating, spiritual awakening, rectifying self, rectifying society and peoples wellbeing. Besides he wrote about 14 books on different topics for the rectification of God's begotten.In this research his nacency,his education acquisition, abandoned and caliphate, inculcation, civil and social services along with genesis services are exhibited in heuristic attitude.
Keywords: *Naqashbandia lineage, Spiritual herlad,Caliphate*

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رشد وہدایت کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے۔رسولِ اکرم ﷺ جس وقت دنیا میں مبعوث ہوئے اور نبوت سے سرفراز کیے گئے وہ دور دنیا کا نہایت عجیب اور تاریک ترین دور تھا، ظلم وستم، ناانصافی وحق تلفی، جبر وتشدد، خدافراموشی وتوحید بیزاری عام تھی، اخلاق وشرافت کا بحران تھا اور انسان ایک دوسرے کے دشمن بن کر زندگی گزار رہے تھے، ہمدردی اور محبت کے جذبات، اخوت ومودت کے احساسات ختم ہو چکے تھے، معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑا اور سالہا سال تک جنگ وجدال کا سلسلہ چلتا رہتا تھا، ایسے دور میں آپ ﷺ تشریف لائے، اور پھر قرآنی تعلیمات و نبوی ہدایات کے ذریعے دنیا کو بدلا، عرب وعجم میں انقلاب برپا کیا، عدل وانصاف کو پروان چڑھایا، حقوق کی ادائیگی کے جذبوں کو ابھارا، احترامِ انسانیت کی تعلیم دی، قتل وغارت گری سے انسانوں کو روکا، عورتوں کو مقام ومرتبہ عطا کیا، غلاموں کو عزت سے نوازا، یتیموں پر دستِ شفقت رکھا اور ایثار وقربانی، خلوص ووفاداری کا مزاج بنایا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد یہ ذمہ داری آپ علیہ السلام کے ورثاء اہل علم نے نبھائی اور تا قیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عن أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الأَرْضِ ، كَمَثَلِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ ، يُهْتَدَى بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُومُ،أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ"

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا"علماء زمین میں ان ستاروں کی طرح ہیں جن کے ذریعے بحر وبر کے اندھیروں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔جب ستارے غروب ہو جائیں گے تو یقیناً ان ستاروں سے رہنمائی حاصل کرنے والے بھٹک جائیں گے"

علماء کرام کا معاشرے میں دین کو عام کرنے اور لوگوں کو راہِ راست پر لانے میں اہم کردار ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ علماء نے ہر دور میں دنیائے عرب کے علاوہ عجم میں بھی دین اسلام کی تبلیغ اور اشاعت میں اپنا کردار ادا کیا، اسی طرح پاکستان اور بالخصوص خیبر پختونخوا میں بھی بڑے نامور علماء کرام گزرے ہیں جنہوں نے دین متین کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھی، ان میں سے ایک نامور عالم دین اور روحانی شخصیت مولانا عبداللہ جان صاحبؒ بھی تھے۔

آپؒ کا اسم گرامی عبد اللہ جان ہے اور پیر عبد اللہ جان سرہندی نقشبندی سے مشہور ہے۔ 25 رمضان المبارک 1328ھ بمطابق 25 اپریل 1905ء کو خیبر پختونخوا کے علاقے گڑھی حضرت خیل تھانہ ملاکنڈ میں حضرت فضل رحیم صاحبؒ ملقب "حضرت کوکو جان صاحب" کے گھر تولد ہوئے۔[1] آپؒ کا نسب امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ (جو کہ 26 جون 1564ء بمقام سرہند، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا اصل وطن حجاز مقدس اور مدینہ منورہ تھا۔ لیکن ان کا خاندان وہاں سے منتقل ہو کر کابل میں سکونت پذیر ہوئے۔ پھر شیخ احمد سرہندیؒ کے جد سادس امام رفیع الدین فاروقی آٹھویں صدی ہجری / چودھویں صدی عیسوی کے آخر میں کابل سے ہندوستان منتقل ہوئے۔ آپؒ نے صغر سنی میں ہی قرآن کریم کو حفظ کر کے اپنے والد سے علوم متداولہ حاصل کئے، پھر سیالکوٹ جا کر مولانا کمال الدین کشمیریؒ سے معقولات کی تکمیل کی اور اکابر محدثین سے فن حدیث حاصل کیا۔ 1599ء میں حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندیؒ کے ہاتھ پر بیعت بھی ہوئے۔ ایک بہت بڑے اور نامور عالم دین کے ساتھ ساتھ ایک پرہیز گار اور صاحب ولایت تھے۔ آپؒ کا وصال 10 دسمبر 1624ء میں ہوئی اور مزار مبارک سرہند، ہندوستان میں ہے) [2] کی وساطت سے 37 واسطوں سے جلیل القدر صحابی خلیفہ دوم امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق سے پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ حضرت فضل احمد فاروقی معصومی ملقب حضرت جیو صاحب پشاوریؒ سے چار واسطوں سے مل جاتا ہے۔[3]

حضرت فضل ہادی فاروقی معصومیؒ (جو بیٹے ہیں حضرت فضل حق معصومیؒ کے) اور یہ بیٹے ہیں شاہ فضل احمد فاروقی معصومی المعروف حضرت جیو صاحب پشاوریؒ کے۔ اپنے سرہندی فاروقی خاندان کے ہمراہ پشاور (پشاور پاکستان کے شمال مغربی حصے میں واقع ہے۔ یہ پاکستان کے بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے اور صوبہ خیبر پختونخوا کا صوبائی دارالحکومت ہے۔ پشاور ایک تاریخی شہر بھی ہے جس پر گندھارا، سکھ وغیرہ کے ساتھ ساتھ برطانوی راج بھی

---

[1] ۔ فاروقی، عبد اللہ جان، رسالہ انکشاف، شاہین پریس، بنوں، 1433ھ / 2012ء، ص 75

[2] ۔ فاروقی، جواد اللہ جان، مختصر تاریخ و شجرہ نسب خاندان حضرت خیل فاروقی، 1441ھ / 2020ء، مکتبہ مجددیہ، تھانہ ملاکنڈ، ص 29

[3] ۔ فاروقی، عبد اللہ جان، رسالہ انکشاف، شاہین پریس، بنوں، 1433ھ / 2012ء، ص 75

حکومت کر چکے ہیں)[4]۔ میں سکھوں کے تسلط کے عہد میں 1262 ہجری بمطابق 1840ء کو پشاور یکہ توت سے براستہ تنگی چند سال اقامت کے بعد علاقہ تھانہ گڑھی حضرت خیل تھانہ ملاکنڈ ہجرت کر کے یہاں مستقل اباد ہو گئے۔ پہلے تو حضرت خیل قبیلے نے بختہ تھانہ میں سڑک کے کنارے اب جو موجودہ "حضرت خیل" کا مقبرہ ہے وہاں پر خیمے لگائے۔ حضرت عبدالغفور المعروف سیدو باباؒ نے اس خاندان کے بزرگ ہستی بزرگ قطب الوقت حضرت فضل احمد فاروقی معصومی مشہور بہ حضرت جیو صاحب پشاوری سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی تھی۔ اسی روحانی تعلق کی نسبت سے سیدو باباؒ کو حضرت جیو صاحبؒ کے خاندان "حضرت خیل" سے بڑی عقیدت تھی ان کو جب پتہ چلا کہ میرے پیر خانہ نے پشاور سے تھانہ ہجرت کی ہے تو وہ بھی سوات (سوات ایک سابقہ ریاست تھی جسے 1970ء میں ضلع کی حیثیت دی گئی۔ ملاکنڈ ڈویژن کا صدر مقام سیدو شریف اس ضلع ہی میں واقع ہے۔ یہ ضلع سنٹرل ایشیاء کی تاریخ میں علم بشریات اورآثار قدیمہ کے لئے مشہور ہے۔ بدھ مت تہذیب و تمدن کے زمانے میں سوات کو بہت شہرت حاصل تھی اور اسے اودیانہ یعنی باغ کے نام سے پکارتے تھے)[5] سے علاقہ تھانہ تشریف لائے۔ آپؒ کی شخصیت علاقہ تھانہ میں بڑی مقبول تھی۔ سب لوگ آپ کی عزت اور احترام کرتے تھے۔ آپؒ نے تھانہ کے پشتون قبیلوں کے مشران سے فرمایا کہ یہاں میرا پیر خانہ آیا ہے، یہ بڑا معزز اور اعلیٰ خاندان سے ہے۔ انہوں نے خیمے لگائے ہیں۔ آپ ان کو اپنے جائیداوں سے کچھ حصہ دو تاکہ وہ عزت سے یہاں پر رہے۔ قبیلوں کے معززین نے آپؒ کا حکم تسلیم کیا اور ان حضرات کو زرعی اراضی دلانے کی پیشکش کی۔ مگر انہوں نے یہ کہہ کر زرعی اراضی قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ہم جائیداد پر کیا کرینگے ہم نے تو پشاور میں اپنی سب جائیدادیں چھوڑی ہے وہاں جنگ ختم ہو جائے تو ہم پھر واپس چلے جائینگے۔ تھانہ کے قبیلوں کے معززین نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ حضرات کا علاقہ تھانہ ہجرت کرنا ہمارے لئے سعادت ہے اب ہم آپ کو واپس نہیں جانے دینگے۔ آپ یہی رہے ہم آپ کو رہنے کے لئے زمینیں دینگے اور عشر بھی۔ بہر حال اس خاندان کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عزت سے نوازا ہے۔ اس خاندان نے کفاروں کے خلاف دین اسلام کی سربلندی کے لئے کئی جہادیں بھی کئے، جس میں اس خاندان کے کئی لوگ شہید ہوئے اور کچھ

---

[4]۔ جاوید اقبال، ثقافت سرحد تاریخ کے آئینے میں، الفیصل ناشران اردو بازار، لاہور، 1423ھ / 2002ء

[5]۔ عبدالودود، تاریخ ریاست سوات، شعیب سنز پبلشرز، سوات، 1422ھ / 2001ء

غازی بن کر آئے۔ حضرت جیو صاحبؒ کے والد حضرت نیاز احمد کفار کے خلاف جہاد میں شہید ہوئے تھے۔ آپؒ کے پوتے حضرت فضل ہادی المعروف بہ حضرت جیؒ صاحب بختہ تھانہ نے 1826ء میں سکھوں کے خلاف جہاد میں حصہ لیا اور سید احمد شہیدؒ کا ساتھ دیا تھا اور میدان جہاد میں نکل پڑے تھے۔1895ء ریاست سوات ملاکنڈ میں جب انگریزوں نے لشکر کشی کی تو ان علمائے کرام و مقتدائے قوم نے فرضیت جہاد کا فتویٰ دیا اور اقوام سوات اور مجاہدین اسلام "بدرہ ملاکنڈ "میں میدان جہاد میں نکل پڑے۔اس جہاد میں حضرت فضل ہادی المعروف بہ حضرت جیؒ بختہ تھانہ کے پوتے حضرت فضل غفار صاحبؒ نے بذات خود بمع اپنے مریدین کیساتھ جہاد میں شریک ہو کر کفار کے خلاف کمال و شجاعت اور ثابت قدمی سے لڑے جس میں آپؒ کا دائیاں ہاتھ بھی زخمی ہوا تھا۔اور اس جہاد سے غازی بن کر لوٹے تھے۔ حضرت فضل لطیف صاحبؒ کے فرزند حضرت فضل عمر صاحبؒ نے سن 1901ء میں ریاست سوات میں فرنگیوں کے خلاف جہاد میں جام شہادت نوش کیا۔اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے حضرات سرہندی نے اپنا تن من قربان کیا ہے۔ یہ خاندان پہلے فاروقی سرہندی کے نام سے مشہور تھا جبکہ ملاکنڈ ہجرت کے بعد تھانہ قبیلوں کے عمائدین نے انہیں "حضرت خیل "کا لقب دیا جو آج تک اسی نام سے منسوب ہے۔[6]

پیر عبداللہ جان شریفؒ کے دادا شیخ فضل غفار مجددیؒ نے آپ کی والدہ کو آپ کی پیدائش کی خوشخبری سنائی تھی کہ یہ بچہ ان شاءاللہ زاہد اور متقی ہو گا۔ آپ کے دادا کی پیشگوئی درست ثابت ہوئی، آپؒ بچپن سے لیکر آخری عمر تک عابد تھے۔ سن شعور کو پہنچ کر آپ کے والد ماجد نے آپ کو ابتدائی تعلیم نظم و نثر، فارسی خط و کتابت کے لئے اپنے گاؤں کے پیش امام مولوی صاحب کے پاس بٹھایا۔اس کے بعد مزید علوم متداولہ عربی، صرف، نحو، فقہ وغیرہ کے حصول کے لئے ایک بڑے عالم مولوی عبدالغنیؒ فاضل دیوبند کے حوالے فرمایا۔ آپؒ کے والد محترم کا ارادہ تھا کہ تکمیل علوم کے لئے ان کو ہندوستان بھیج دونگا، مگر عمر نے وفانہ کی اور آپؒ کے سن بلوغت کے وقت آپ کے والد صاحب کا سایہ

[6]۔ مختصر تاریخ و شجرہ نسب خاندان حضرت خیل، ص10

سر سے اُٹھ گیا، مجبوراً گھر بار کی ذمہ داری آپؒ کے سر پر عائد ہوئی۔ اس لئے ہندوستان نہ جاسکے، وطن میں انہیں جتنی ہمت رہی اکتساب علم کرتے رہے۔[7]

پیر عبداللہ جان صاحبؒ کا تعلق شیخ احمد سرہندیؒ کے گھرانے سے تھا اس لئے بچپن ہی سے آپؒ کو علم تصوف کے حصول کا شوق تھا۔ اس کے حصول کے لئے مسلسل کوشش اختیار کیا۔ آپؒ نے اپنے والد محترم شیخ فضل رحیم صاحبؒ سے طریقت وسلوک کی ابتدائی اسباق حاصل کئے۔ باقاعدہ بیعت کے سلسلے میں آپؒ وزیرستان چلے گئے اور وہاں شیخ شجاع النور صاحبؒ کی صحبت میں رہ کر فیضیاب ہوئے۔ حضرت شجاع النور صاحبؒ نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں ماذون اور صاحب مجاز فرمایا۔ صاحب مجاز ہونے کے بعد وطن واپس آکر آپ نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا سلسلہ شروع کیا۔[8]

شیوخ:

آپؒ کے شیوخ کا مختصر تعارف:

1۔ مولوی عبدالغنی صاحبؒ (مولانا عبدالغنی صاحبؒ ایک نامور عالم دین تھے۔ آپؒ کا سلسلہ نسب عبدالغنی بن مولانا نظام الدین بن صلواۃ الدین باباجی ہے۔ آپؒ کے والد صاحب اور دادا دونوں موضع تھانہ کے گاوں نلو کے مسجد (نلو جماعت) میں مدفون ہیں۔ مولانا صلواۃ الدین باباجی کے والد کا نام مولانا فیض الحق المعروف شھید انو باباجیؒ تھا اور آپؒ کا روضہ موضع "سر پریکڑو شھید انو" کے مقبرہ میں ہے۔ مولانا عبدالغنی صاحبؒ حضرت شیخ حبیب گل صاحب المعروف نلو بابا کے اولاد میں سے تھے جن کا مزار تھانہ کے مشہور گاوں نلو میں واقع ہے۔ مولانا صاحب کی زوجہ محترمہ حضرت جمال صاحب المعروف بہ گنڈیرو باباجی صاحبؒ (جو حضرت عبدالوہاب المعروف بہ پیر مانکی شریف کے مرید تھے) کی صاحبزادی تھی۔ مولانا عبدالغنی صاحب کے دو بھائی (محی الدین اور نجم الدین) تھے۔ دونوں

---

[7]۔ ایضاً

[8]۔ ایضاً، ص64

صاحب اولاد تھے جو قام کے لحاظ سے "برت خیل" یوسفزئی پٹھان تھے لیکن موضع تھانہ میں "برت خیل میاں گان "کے نام سے جانے جاتے ہیں)[9]

2۔ شیخ فضل غفار فاروقی صاحبؒ۔ آپؒ ایک بلند پایہ عالم تھے اور علم باطن میں کمال حاصل کر چکے تھے جن کے مختصر حالات درج ذیل ہیں۔

شیخ فضل غفار فاروقی سرہندیؒ:

آپؒ کا اسم گرامی فضل غفار فاروقیؒ ہے۔ 1247ھ /1826ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار حضرت فضل ہادی صاحب مشہور بہ حضرت جی صاحب بختہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپؒ صحابی رسول و خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق کے اولاد سے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب 35 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کی وساطت سے مل جاتا ہے۔

آپؒ اپنے وقت کے حضرت خیل خاندان میں ایک بہت بڑے ولی اللہ گزرے ہیں۔ آپؒ نے ساری زندگی اپنے بزرگوں کی نقش قدم پر چل کر دین اسلام کی سربلندی کے لئے گزاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو قطب الارشاد کے مرتبے پر فائز فرما کر تصوف کے ذریعے سے لوگوں کی اصلاح کے لئے دعوت و تبلیغ کا کام لیا۔ لوگ دور دور سے آکر آپؒ سے بیعت کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہو کر اپنے قلوب کو منور کرتے۔ 1895ء ریاست سوات ملاکنڈ میں جب انگریزوں نے لشکر کشی کی تو ان علمائے کرام و مقتدائے قوم نے فرضیت جہاد کا فتویٰ دیا اور اقوام سوات اور مجاہدین اسلام "بدرہ ملاکنڈ" میں میدان جہاد میں نکل پڑے۔ اس جہاد میں حضرت فضل ہادی المعروف بہ حضرت جیؒ بختہ تھانہ کے پوتے حضرت فضل غفار صاحبؒ نے بذات خود بمع اپنے مریدین کیساتھ جہاد میں شریک ہو کر کفار کے خلاف کمال و شجاعت اور ثابت قدمی سے لڑے۔[10]

---

[9]۔ عالمگیر خان، پروفیسر، دتا°ي دخان خیلو شجرہ، تا°ہ ادبي °ونہ، ملاکنڈ°، 1439ھ /2017ء، ص20

[10]۔ مختصر تاریخ و شجرہ نسب خاندان حضرت خیل، ص61

سن 1917ء تھا جب علاقہ تھانہ میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی۔ بہت سے لوگ اس وبا سے متاثر ہوئے۔ ہر روز اس وبا سے لوگ مر رہے تھے۔ آپؒ نے علاقے کے سب لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ سب لوگ اس آیت "یا حی یا قیوم برحمتک استغیث" کا کثرت سے ورد معمول بنائے۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ یہ وبا ختم کرے گا اور اپنے آپ کی طرف اشارہ فرمایا کہ خیر یہ فقیر عوام الناس کے واسطے اس وبا میں قربان ہو جائے۔ یہ فرماتے ہی مرض کے آثار آپؒ پر نمایاں ہوئے اور ہر لمحہ یہ مرض بڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ تین روز بعد یعنی 10 ربیع الآخر 1917ء کو آپؒ کا وصال ہوا۔[11]

پیر عبداللہ جان شریفؒ کے تلامذہ:

آپؒ کے شاگروں اور مریدین کی تعداد تو بہت زیادہ ہے البتہ بطور نمونہ آپؒ کے صاحبزادے (جو آپؒ کے مرید اور شاگرد بھی تھے) کی مختصر سوانح درج ذیل ہے۔

حضرت باقی باللہ ملقب حضرت عبدالباقی جان فاروقیؒ کی سوانح:

آپ حضرت خیل خاندان میں کاملین وقت میں سے تھے۔ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ ان سے آپ کا شجرہ نسب 39 واسطوں سے جاملتا ہے۔ بچپن میں ابتدائی درس وتدریس کی کتابیں صرف، نحو، فقہ، وغیرہ اپنے والد بزگوار حضرت عبداللہ جان فاروقی مجددی سرہندی قدس اللہ سرہ سے پڑھی۔ اس کے بعد سکول میں مدرس ہو کر زیادہ زندگی تدریس میں گزاری۔ آپ نے سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے والد بزرگوار سے بیعت کی تھی۔ جبکہ خرقہ خلافت بھی ان ہی سے حاصل کیا۔ ۱۹۸۸ء کو مدرس کے پیشہ سے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ "عیدک میر علی شمالی وزیرستان" میں اپنے والد بزگوار کے پاس جا کر مکمل طور پر تصوف سے وابستہ ہو گئے۔ اور باقی ساری زندگی تصوف میں ہی گزاری۔

---

[11] ۔ ایضاً

آپ پر آپ کے والد بزرگوار کی خاص توجہ وفیضان نظر تھا۔ ان کی توجہ سے آپ پر جذب کی کیفیت طاری ہوگئی، ہر وقت اللہ تعالی کی یاد میں مستغرق رہتے۔ آپؒ کا وصال بروز جمعۃ المبارک سن 2009ء کو ہوا۔ آپؒ کا مزار گڑھی حضرت خیل تھانہ مقبرہ مشہور بہ حضرت جی صاحب بختہ میں مرجع خلائق ہے۔[12]

عبداللہ جان شریف کے اولاد:

آپؒ کی اولاد میں سات فرزند تھے، جن میں سے عبد العظیم ایک سال، طالب الغفار چھ سال اور عبد الجلیل انتیس سال کی عمر میں فوت ہوئے جبکہ امداد الغفار (آپ کی تاریخ پیدائش 25 اگست 1945ء ہے۔ آپ نے علوم دینیہ کی کتب اپنے والد گرامی سے پڑھیں۔ تحصیل علم کے بعد پیشے کے لحاظ سے سکول میں تدریس سے وابستہ ہوگئے اور مختلف جگہوں دیر، تیمرگرہ وغیرہ میں ڈیوٹی سر انجام دی۔ ایلمنٹری کالج تھانہ میں بھی بطور وائس پرنسپل رہے۔ موصوف 2006ء کو ریٹائرڈ ہو کر تصوف سے وابستہ ہوگئے۔ آپ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں اپنے والد گرامی کے جانشین ہوئے)[13]، محب الغفار (محب الغفار کی تاریخ پیدائش 25 دسمبر 1943ء ہے۔ والد محترم نے آپ کو ابتدائی دینی کتب پڑھائی جبکہ عصری علوم میں بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ آپ نے محکمہ زراعت میں ملازمت اختیار کی اور 1998ء میں ساٹھ سالہ ملازمت پوری کر کے سپرڈنٹ کے عہدے پر ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ اپنے والد گرامی کے پاس ملاقات کے لئے حضرت آباد شریف عیدک شمالی وزیرستان جایا کرتے تھے اور ان ہی سے روحانی فیض حاصل کرتے تھے[14]، عبد الباری اور عبد الباقی جان حیات تھے۔[15]

---

[12]۔ رسالہ انکشاف، ص62

[13]۔ مختصر تاریخ و شجرہ نسب خاندان حضرت خیل فاروقی سرہندی مالاکنڈ، ص128

[14]۔ ایضاً

[15]۔ انٹرویو از ارشد کریم شلمانی، بمقام تھانہ ملاکنڈ ایجنسی، بتاریخ 26 فروری 2024ء

وفات:

آپؒ نے بروز جمعۃ المبارک 8 رمضان 1425ھ بمطابق 22 اکتوبر 2004 کو وفات پائی۔ آپؒ کا مزار شمالی وزیرستان میر علی کے گاؤں عیدک پُل سڑک کے کنارے واقع ہے جو مرجع خلائق ہے۔[16]

مولانا عبداللہ جانؒ کی دینی واصلاحی خدمات:

آپؒ کو حضرت شجاع النور صاحبؒ نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں ماذون اور خلیفہ بنایا۔ صاحب مجاز ہونے کے بعد آپؒ نے وطن واپس آکر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا سلسلہ شروع کیا۔ جس وقت حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپؒ کو مقام دعوت وارشاد پر فائز فرمایا تو تبلیغ اسلام، اشاعت علوم اسلامیہ اور سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج میں مصروف ہوگئے ۔لوگ دور دور سے آکر بیعت کرنے لگے، معتقدوں کی مجلس میں روز بروز ترقی ہوتی رہی۔ یہاں پہلے شمالی وزیرستان میں بکثرت آپ کے فیوض سے طلبائے حق سیر اب ہوتے رہے ان لوگوں نے اپ کو سوات ملاکنڈ سے یہاں ہجرت کرنے پر مجبور کیا ۔ یہاں خصوصا شمالی وزیرستان میں میر علی گاؤں عیدک کے عقیدت مندوں نے آپ کے لیے خانقاہ اور مسجد تعمیر کرائی ۔اس مسجد کا نام آپ نے مسجد لطائف کے نام پر موسوم کیا ۔ مسجد میں جو پانچ کمرے بنائے وہ بھی لطائف کی طرح یعنی قلبی ،روحی، سری ، خفی، اخفیٰ۔ جو آپ کو روحانی اشاروں سے بتایا گیا تھا یعنی یہ مسجد اس وقت سے لے کر آج تک روحانیت کا مرکز ہے۔ اور اس طرح یہاں ہر وقت اللہ تعالی کا ذکر جاری ہوتا ہے۔ آپ گرد ونواح کے شہروں اور بستیوں میں دورے کرتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے۔ تمام اوقات عبادات الٰہی اور اللہ تعالی کی مخلوق کی خدمت میں بسر کرتے۔ لنگر جاری کیا ۔اُمراء اور غرباء یکساں آپ کی صحبت سے فیض حاصل کرتے تھے۔ آپ کی خانقاہ باقاعدہ طور پر سلوک ومعرفت کی ایک درسگاہ تھی ۔بنوں، کرک، کوہاٹ پشاور ،ڈیرہ اسماعیل خان، سوات اور خوست افغانستان میں آپ کی فیض کی شہرت ہوئی ۔ مختلف مقامات پر آپ کے فیوضی باطنی سے بہت بڑی تعداد میں خلفاء کامیاب ہو چکے ہیں ۔جتنے خلفاء بھی ہیں سب کے سب صاحب کشف واکمل بزرگ ہیں۔ آپؒ کی صحبت میں بڑے بڑے علماء اور فقہاء انتہائی عقیدت سے آتے تھے اور اپنی حاضری کو سعادت

---

[16]۔ مختصر تاریخ وشجرہ نسب خاندان حضرت خیل، ص66

دارین کا سبب سمجھتے تھے، یہاں تک کہ آپؒ سے بیعت ہو کر صاحب مجاز بھی ہوئے۔اس کے ساتھ ساتھ آپ نے طریقہ نقشبندیہ کو اپنی زندگی کا مقصد بن رکھا تھا۔[17]

تصنیفی خدمات:

پیر عبد اللہ جان شریفؒ نے تحریر کے ذریعے مذہب و قوم کی خدمت کی جو آج تک رہنمائی کرتی ہے۔ آپؒ نے اپنی تمام عمر علم وادب کی خدمت میں گزاری۔یعنی علوم عربی، اُردو، پشتو، فارسی ادب، بہترین خط وانشاء اور شعر میں سب زبانوں میں حجت تھے۔ آپؒ نے پندرہ کتابیں اردو، فارسی اور پشتو زبان میں تصنیف کئے تھے۔ جن میں سے چند مشہور کتب درج ذیل ہیں۔

1۔رسالہ نیغہ لار۔ رسالہ "نیغہ لار" مولانا عبد اللہ جان شریف فاروقیؒ کی تصنیف ہے۔ یہ پشتو زبان میں لکھی گئی ہے اور 166 صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں آپؒ نے عقیدہ اہل سنت والجماعت کا تعارف قران وحدیث کی روشنی میں پیش کیا ہے۔اس کے بعد تقریباً چھبیس مسائل بیان کئے گئے ہیں جس کے لئے بطور ثبوت قرآن وحدیث سے دلائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ مذکورہ رسالے کا منہج سادہ اور عام فہم ہے جس سے عوام آسانی سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ رسالہ کے آخر میں نامور علماء کرام کی تقاریظ موجود ہیں جس میں مولانا گل منیر صاحب مہتمم دارالعلوم منیر العلوم شمالی وزیرستان، مولانا حمد اللہ جان صاحب مہتمم دارالعلوم مظہر العلوم ڈاگئی صوابی اور مولانا ابو الفضل فضل سبحان قادری صاحب مہتمم دارالعلوم قادریہ مردان وغیرہ شامل ہیں[18]

2۔ گلہائے چمن۔ "گلہائے چمن" یہ عبد اللہ جان شریفؒ کی تصنیف ہے جو فارسی زبان میں لکھی گئی ہے اور 88 صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں آپؒ نے حضرت جیو صاحب پشاوریؒ کے سوانح وحالات بیان کئے ہیں اور ساتھ ساتھ سلسلہ نقشبندیہ کے بعض اکابرین کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ حضرت جیو صاحبؒ کے عربی اور فارسی میں قصائد لکھے گئے

---

[17]۔ ایضاً، ص65

[18]۔ عبد اللہ جان، رسالہ نیغہ لار، ادارہ نقشبندیہ، تھانہ ملاکنڈ، س ن

ہیں اور ساتھ ہی امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ اور بعض مشائخ طریقت کے مناقب بھی بیان کئے گئے ہیں [19]

3۔ باقیات الصالحات۔ رسالہ "باقیات الصلحٰت" مولانا عبد اللہ جان فاروقیؒ کی تصنیف ہے جو اردو زبان میں لکھی گئی ہے اور کل 78 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا عنوان تصوف ہے۔ سب سے پہلے نفس کی تعریف اور پھر اقسام نفس کو دقیق انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد باطنی امراض، تطہیر باطن، اذکارِ نقشبندیہ، احوالِ صادقہ اور رؤیائے صالحہ کو بھی مدلل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مولانا عبد اللہ جان فاروقیؒ اس تصنیف کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ رسالہ "باقیات الصلحٰت" چند برس پہلے مرتب کیا گیا تھا۔ اس میں سلسلہ طریقت کے بعض مریدوں نے اپنے استعداد کے مطابق اپنے اپنے واقعات بیان کئے ہیں۔ اس کے مضامین اور اسلوبِ بیان میں رشد وہدایت کی خصوصی کشش پائی جاتی ہے۔ اس کی اشاعت کا ارادہ تھا مگر خود نمائی کے پیش نظر اس کی اشاعت کافی عرصہ کے لئے ملتوی رہی۔ جب اس کی چھپائی کا خیال پھر پیدا ہوا تو شرعی تحقیق کے مطابق معلوم ہوا کہ ریا کے مواقع نیت واعمال پر موقوف ہیں۔ اگر کسی کے اعمال وعبادات دنیا کے حصول کے لئے ہو۔ ان اعمال پر گھمنڈ اور غرور حاصل کرنا مقصود ہو تو یہ خود مذموم اور ریا ہے۔ لہذا بعد میں اس کو شائع کیا گیا۔ [20]

4۔ حضور ﷺ کی بلند شان۔ یہ مختصر رسالہ (جو 25 صفحات پر مشتمل ہے) بھی عبد اللہ جان صاحب کی تالیف ہے۔ اس میں آقائے نامدار محمد مصطفیٰ ﷺ کی بلند شان اور عظیم اخلاق کو مرکزی مضمون بنایا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے حوالے سے قرآن کریم سے کئی نصوص بطور دلیل تحریر کئے گئے ہیں نیز زیارت قبر النبی ﷺ کے حوالے سے بھی احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں بحث کی ہے۔ [21]

5۔ افکارِ شریفی۔ افکار شریفی کے مصنف مولانا عبد اللہ جان شریف فاروقیؒ ہے۔ آپؒ نے تقریباً 1348ھ کو شعر وشاعری کا آغاز کیا تھا۔ آپ نے مختلف زبانوں فارسی، اردو اور پشتو میں نظم اور نثر میں اپنی تصنیفات پیش کیں

---

[19]۔ عبد اللہ جان شریف، گلہائے چمن، منظور عام پریس، پشاور، 1387ھ / 1967ء

[20]۔ مولانا عبد اللہ جان، رسالہ "باقیات الصلحٰت" ادارہ نقشبندیہ، تھانہ ملاکنڈ، 1412ھ / 1991ء

[21]۔ عبد اللہ جان، حضور ﷺ کی بلند شان، فہیم پرنٹنگ پریس، بنوں، 1424ھ / 2003ء

ہیں۔ جن کے مضامین مختلف ہیں، آپؒ مختلف الرائے کے پابند نہیں بلکہ آزادانہ خیالات کے مطابق ان مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مذکورہ کتاب پشتو اور فارسی زبانوں میں لکھی گئی ہے اور 120 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حمدِ باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول ﷺ کے علاوہ خطبات، روحانیت، قصائد، نصائح اور قطعات منظوم انداز میں بیان کئے گئے ہیں[22]

6۔ جذب القوی فی تصرف الولی۔ یہ رسالہ "جذب القوی فی تصرف الولی" جو ولایت مآب حضرت جی صاحب شاہ فضل احمدؒ کے کرامات وخوارقِ عادات میں لکھی گئی ہیں، جس میں علمی، تاریخی، کشفی اور الہامی واقعات بیان کر دئے گئے ہیں۔ اس مجموعہ کے رسائل فارسی زبان میں تھے جن کا اردو ترجمہ کر کے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں۔ یہ امر ثابت ہے کہ جس سالک کو کثرت ذکر وفکر سے فناء وبقا کا مرتبہ حاصل ہو جائے اس پر ولی کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس سے کرامات کا ظہور ممکن ہے۔ جبکہ فناء کے مقام میں سکریہ کے حالات ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں کرامات کا ظہور یقینی ہوتا ہے۔ لہذا اس رسالہ کا نام "جذب القوی فی تصرف الولی" رکھا گیا۔ یہ رسالہ 43 صفحات پر مشتمل ہیں اور آپؒ کے تقریباً 36 کرامات اس میں ذکر کئے گئے ہیں۔[23]

7۔ رسالہ انکشاف۔ رسالہ انکشاف بھی مولانا عبد اللہ جان شریفؒ کی تصنیف ہے جس کا موضوع تصوف اور روحانیت ہے۔ آپؒ نے یہ رسالہ "تصوف" کے موضوع پر بغرضِ نفع و بہبود اہل طریقت وعامۃ المسلمین کے مرتب کیا۔ رسالہ انکشاف اردو زبان میں ہے اور تقریباً 76 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں مصنفؒ نے جامع انداز میں تخلیقی انسانی کا فلسفہ ذکر کیا ہے اور بعد میں تصوف کا ثبوت، اہل تصوف کے خانوادے، اسباق طریقت، سیر وسلوک، مراقبات اور اصول طریقت مدلل انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ نیز اولیاء اللہ کی پہچان، مراتب اور کرامت کو بھی قلمبند کئے ہیں۔ رسالہ کے آخر میں نوافل ماثورہ اور ختمات مشائخ بھی بیان کئے گئے ہیں۔[24]

---

[22]۔ عبد اللہ جان، افکارِ شریفی، فہیم پرنٹنگ پریس، بنوں، 1420ھ / 1999ء

[23]۔ عبد اللہ جان، جذب القوی فی تصرف الولی، تاج پرنٹنگ پریس، پشاور، س ن

[24]۔ عبد اللہ جان، رسالہ انکشاف، شاہین پریس، بنوں، 1414ھ / 1993ء

8۔ تحفۃ المرشد۔ یہ کتاب "تحفۃ المرشد" اصل میں سید نظام الدین بلخی مزاریؒ کی تصنیف ہے جن کی مادری زبان فارسی ہے۔ فارسی زبان ایک علمی، ادبی حیثیت رکھتی ہے اور عربی زبان کی طرح مذہبی تعلیمات کی بھی حامل ہے جو تاریخی لحاظ سے عربی زبان کے ساتھ چلی آرہی تھی۔ بدقسمتی سے زمانہ کے انقلابات سے فارسی تعلیم اب روبہ زوال ہونے لگی ہے، آج کل اردو ادب روبہ ترقی ہے۔ اس لئے فارسی کی بجائے اردو کی طرف خصوصی توجہ دی جارہی ہے لہذا عبد اللہ جان شریف کے حکم پر مذکورہ کتاب کا بھی اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب 223 صفحات پر مشتمل ہے جس میں مشہور ولی حضرت جیو صاحب شاہ فضل احمد قدس اللہ سرہ کا تعارف، سلسلہ نسب، سلسلہ طریقت، عادات اور معمولات، آپؒ کے نصائح، خوارقِ عادات اولاد اور اوراد و وظائف تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔[25]

9۔ مکتوبات۔ "مکتوبات" مولانا عبد اللہ جان فاروقیؒ کی تصنیف ہے جو اردو اور فارسی زبان میں قلمی نسخہ ہے۔ اس میں متفرق عنوانات مثلاً حضور نبی کریم ﷺ کی مقدس زندگی، واقعہ معراج، شب برات اور آتش بازی، عید الاضحیٰ اور قربانی کی حیثیت، کانگریسی طاقت کا راز، تقسیم ہندوستان وغیرہ جیسے عنوانات ذکر ہیں[26]

10۔ رسائل فضلیہ۔ یہ مجموعہ "رسائل فضلیہ" مولانا عبد اللہ جان شریفؒ کی تصنیف ہے جو کہ فارسی زبان میں ہے، بعد میں اس کا اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ حضرت جیو صاحب شاہ فضل احمد قدس اللہ سرہ کے افاضات میں سے ہے، اس میں آپؒ نے وہ حقائق وہ معارف بیان کئے ہیں جو سالکان طریقت کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ مجموعہ تین رسائل پر مشتمل ہے، پہلا رسالہ "طریقہ عالیہ نقشبندیہ کے سیر وسلوک کے بیان میں ہے۔ دوسرا رسالہ "نوافل ماثورہ اور اوراد کے بیان میں ہے جبکہ تیسرا رسالہ "بعض ضروری وصایا اور نصیحتوں" کے بارے میں ہے۔ کل مجموعہ تقریباً 96 صفحات پر مشتمل ہے جو سالکان کے لئے ایک انمول نسخہ کی حیثیت رکھتا ہے۔[27]

11۔ رسالہ فیوضات۔ عبد اللہ جان شریف فاروقی کی یہ تصنیف پہلی مرتبہ "اکرامات" کے نام سے شائع ہوئی جبکہ اس کا موجودہ نام رسالہ فیوضات ہے۔ یہ رسالہ منظوم ہے اور پشتو زبان میں لکھا گیا جو چھیاسی صفحات پر مشتمل ہے

---

[25]۔ صغیر الدین، تحفۃ المرشد، تاج پریس، پشاور، 1414ھ / 1993ء

[26]۔ عبد اللہ جان فاروقیؒ، مکتوبات، قلمی

[27]۔ عبد اللہ جان، رسائل فضلیہ، فہیم پرنٹنگ پریس، بنوں، 1420ھ / 1999ء

۔اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور نبی اکرم ﷺ پر درود سلام کے بعد اہل سنت والجماعت کے عقائد کو بہترین منظوم انداز کے ساتھ بیان کیا گیا ہیں۔ مصنفؒ نے تصوف کے میدان میں مرشد کی تعریف، علاماتِ پیر کامل اور آدابِ پیر کو بھی شریعت کی روشنی میں بیان کیا۔ اس کے علاوہ روح اور نفس کا تعلق، بیانِ لطائف اور سلسلہ نقشبندیہ کے تمام اسباق اور طریقے ذکر کئے گئے ہیں۔ آخر میں نوافلِ معمولہ ضحیٰ، سنت زوال، سنت زوائد، حفظ الایمان، تحفۃ الرسول ﷺ، اوابین، سنت عشاء، قیام اللیل، تہجد، نماز استخارہ کی دعاء اور سلسلہ نقشبندیہ کے اوراد بھی قلمبند کئے گئے ہیں[28]۔

12۔ رسالہ التقلید لاھل التوحید۔ یہ رسالہ اردو زبان میں ہے اور 110 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں اہل سنت والجماعت کے بعض خصائص و امتیازات کی وضاحت کی گئی ہے اور ایک ایسے معیار کی نشاندہی کی گئی ہے جس سے اہل سنت والجماعت کے پہچاننے میں مدد حاصل ہوتی ہے، تاکہ انہیں پہچان کر ان کے مسلک اور طریقہ پر چل سکے۔ مذکورہ رسالے میں قران و حدیث سے استنباط کیا گیا ہے اور بعض ضروری اعتراضات کے مدلل جوابات بھی دئے گئے ہیں[29]

13۔ مناجاتِ شریف۔ "مناجات شریف" بھی عبد اللہ جان شریف فاروقیؒ کی تصنیف ہے۔ یہ ایک قلمی نسخہ ہے جس میں عربی زبان میں شاعری اور پھر اس اشعار کا اردو و فارسی زبانوں میں منظوم انداز میں ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ مناجات شریف میں آپؒ نے عاجزی اختیار کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہونے کی تمنا اور آرزو کا اظہار کیا۔[30]

آپؒ نے رسالہ اکرامات بھی تصنیف کیا ہے جس میں منظوم انداز میں تصوف اور اس کی حقیقت، مراتب اور شیخ و مرشد کے آداب اور آپس میں تعلق کو ایک منفرد انداز میں بیان کیا ہے۔ رسالہ کے آخر میں اپنے اوراد و وظائف اور

---

[28]۔ فاروقی، عبد اللہ جان، شریف، رسالہ فیوضات، شاہین پرنٹنگ پریس، بنوں، 1444ھ / 2023ء

[29]عبد اللہ جان شریف، رسالہ التقلید لاھل التوحید، شاہین پرنٹنگ پریس، بنوں، س ن

[30]۔ عبد اللہ جان شریف، مناجاتِ شریف، مخطوط

معمولات کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً آپؒ نے تحفۃ الرسول اور اوابین کے بارے میں کچھ اس طرح اشعار میں وضاحت کیا ہے۔

تحفہ الرسول ﷺ

دوہ رکعتہ دی تحفۃ الرسول ﷺ
فاتحی پس دے قرآت داسی معمول
پہ اول کی دے سورۃ الضحیٰ
انشراح سورت پہ بل کی کڑی ادا

"تحفۃ الرسول دو رکعت نماز ہے۔ سورہ فاتحہ کے بعد قرآت پڑھنے کا معمول ہے، پہلی رکعت میں سورہ ضحیٰ جبکہ دوسری رکعت میں سورہ انشراح پڑھنا ہے"

اوابین

دوہ رکعتہ اوابین پہ نیت نماز دے
فاتحی نہ بیا قرآت پہ داسی راز دے
د کرسی آیت یو وار، سورت اخلاص
دری وار لولی بل رکعت پہ داشان خاص[31]

"نماز اوابین بھی دو رکعت نماز ہے۔ اس میں سورہ فاتحہ کے بعد قرآت ہے اور پہلی رکعت میں ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص جبکہ دوسری رکعت میں تین تین مرتبہ پڑھنا ہے"

خصوصیات:

- مولانا عبداللہ جانؒ ایک جید عالم دین تھے۔

---

[31]۔ فاروقی، عبداللہ جان، رسالہ اکرامات، نغمہ زار پبلی کیشنز، تھانہ ملاکنڈ، 1383ھ / 1962ء، ص 71

- آپؒ عظیم روحانی شخصیت تھے۔
- موصوف نے اپنی پوری زندگی درس و تدریس، اصلاحِ معاشرہ اور لوگوں کی فلاح و بہبود میں گزاری۔
- آپؒ کی دینی و سماجی خدمات کے ساتھ ساتھ تصنیفی خدمات بھی موجود ہیں جو کہ تقریباً چودہ کتابوں پر مشتمل ہیں جن میں سے اکثر مطبوع جبکہ بعض غیر مطبوع بھی ہیں۔